شیخ محمد علی فرکوس حفظہ اللہ کی نصیحت اس شخص کے لئے جو بغیر طلبِ علم کے شرعی نصوص سے استنباط کا دعویٰ کرتا ہے

شیخ محمد علی فرکوس حفظہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ہمارے یہاں ایک جوشیلا نوجوان ہے جو کہتا ہے کہ وہ قرآنی آیات اور احادیث سے شرعی احکام استنباط کر سکتا ہے اور علمی مسائل میں بحث کر سکتا ہے اس کے باوجود کہ اس نے علم حاصل نہیں کیا ہے۔ تو آپ کی کیا نصیحت ہے اس شخص کے لئے ؟

جواب: جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ شرعی احکام کا استنباط آیات اور احادیث سے کر سکتا ہے حالانکہ اس نے پہلے طلبِ علم کا راستہ اختیار نہیں کیا ہے تو ایسے شخص کا قول، کتاب و سنت اور اجماع سے مردود ہے۔

کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ

(تو آپ جان لیں کہ اللہ کے سوائے کوئی معبودِ برحق نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں)(سورۃ محمد:١٩)

جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم سب سے پہلے ہے، جیسا کہ دوسری آیت میں خشیت کو علماء کی مثال کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

(اللہ تعالیٰ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں)(سورۃ فاطر:٢٨)

اور سنت سے رسول اللہ ﷺ کا قول کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **يا أيها الناس ! إنما العلم بالتعلم و الفقه بالتفقه و من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين و إنما يخشى الله من عباده العلماء**

(اے لوگوں، علم سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے اور فقہ دینی امور کی سمجھ حاصل کرنے سے ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں)۔ (بیہقی)

عقلمند لوگوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ عمل علم کے بعد دوسری چیز ہے کیونکہ بغیر علم کے عمل درست نہیں۔ ہر عمل جس کی بنیاد بغیر علم کے ہوگی وہ باطل اور مردود ہے۔ اور جس چیز کی میں نصیحت کروں گا وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے سب سے اہم ترین چیز سے شروع کیا جائے۔ شروع شہادتین سے کیا جائے پھر تدریجا علم کے راستے پر صبر کے ساتھ آگے بڑھا جائے۔ (ایک طالبِ علم) اپنے آپ کو اعلیٰ اور بلند چیزوں میں مشغول رکھے، فضول اور بیکار کی چیزوں سے دور رکھے کیونکہ جو اپنے آپ کو بے ضرورت چیزوں سے روکے گا وہ بہت سارے گناہوں اور شر سے بچ جائے گا۔ یہ اس لئے کیونکہ مسلمانوں کی صفات میں سے اور ان کے دین پر استقامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ ان چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے جو دوسرے لوگوں کے معاملات ہیں جس میں اس کا کوئی دخل نہیں (یعنی بے ضرورت چیزوں کا چھوڑ دینا)۔ اور یہ اس کے اسلام کے مکمل ہونے کی نشانی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مِن حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه (کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ان چیزوں کو چھور دے جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں) (ترمذی، ابن ماجه) کیونکہ اس کا بے ضرورت چیزوں میں مشغول ہونا اس کو واجبات سے روکتا ہے اور اس کی ذمے داریوں میں لاپرواہی کا سبب بنتا ہے۔ تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو باادب اور مہذب بنائے ہر گھٹیا اور ناپسند چیزوں کو چھوڑ کر اور اس چیز کا شوق اور حرص رکھے جو اس کو دنیا اور آخرت میں نفع پہنچائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احرص على ما ينفعك واستعن بالله و لا تعجز (جو چیز تمہیں نفع پہنچائے اس کے لئے حریص رہو اور اللہ سے مدد طلب کرتے رہو اور عاجز مت ہو)۔ اور تمام علم تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس ہے۔ و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مصدر: شیخ کی ویب سائیٹ www.ferkous.com

شیخ سے یہ سوال ۱۴ ذوالقعدۃ ۱۴۲۹ھ کو پوچھا گیا۔

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد